



Digitized by Khilafat Library

٩ - وبقعه ^{١٣٨٨} هـ على صاحبها التحيّة والسلام مطابق ٥ جنوري ١٩٠٦
جمعة المباركة

ایمید طر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جهان منتظر خوش باش کا بدستان
آی مسیح دوریا خرم صبی آخ زمان
چه گویم یا تو گر آنی چیا در قادیان مین
دو باینی شفا مینی غرض دار الامان مینی

شرح قمرت انبیا

واینان ریاست و گورنٹ عسک
معاونین و جواہل جنگو و دیو پور پراخبار
جاری کرانے کا حق حاصل ہے
معاونین و مجبور مہین کرانے پراخبار
جاری کرانے کا حق حاصل ہے
معاونین و دیو سوم سے عاقبت پیشگی
عدم قیمت بعدد مہینہ پورچہ - ۲۰
جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ
کے بعد قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گو
نہ سے حساب بعدد مہینہ سے لگے گی نو
کے پرچہ کو اسلے ۲۰ کا کٹ آنا چاہیے
خدا و کتابت کے واسطے جو ابی کار و آنا
چاہیے جو اخبار وقت پر نہیں
تے پندرہ روپے کے اندر اندر طلب کرنا
چاہیے۔ بعد میں بین مل سکیگا۔ رہید نہ
انبارین چالی ہائیگی۔ پندرہ رہید نہ نہ
بائیگی پندرہ سہل کیجیے بعد اگر دوسرے تک
رہید نہ چھپے تو نہ لکھ سکیگا کرنا چاہیے پندرہ

حضرت شیخ موعود علیہ الصّٰلٰق و السّٰلَام

اور آپ کی جماعت کا مذہب
 ما مسلمانیم از فضل خدا
 ہم ہیں از در دنیا بگذریم
 یادہ عرفان ما از پیام اوست
 دانش پاکش پرست ما امام
 جان شدہ با جان بدہ خواهد شدن
 پر نبوت را برد شدہ خستام
 ندشیراب سیرا بے کہ هست
 آن ناز و غماز ہاں جائے تو تو
 وصل و لیلہ ازل بے ادھال
 ہر چہ نہایت شود ہیجانست
 ہر چہ گفت آن مرسل رب العالما
 منکر آن سخن لعنت است
 منکرین مورد لعن نہ است
 آنچہ در قرآن بیاںش بالیقین
 ہر کہ انکارے گنہاں شقیانست
 نزد اکلہ است و خسران متباب
 ما مدین میں آمدہ از ماوریم
 آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
 حق رسولے کش محمد ہست نام
 مرا و با شیر خدا نذر بدن
 ہست از غیر الہی غیر اللہ نام
 ما از دوشم ہر کہے کہ هست
 آنچہ ما را وحی دیا جائے تو تو
 ما از دیایم ہر روز و کمال
 اقتدا ئے قول او مدہاں است
 از طاعاک و از خبر ئے معاد
 آن حمدا از حضرت احدیت است
 معجزات او ہم حق اند و راست
 سمعناست انبیاء سابقین
 بر ہمہ از جان دل ایماں است
 یکے بعدی انماں عالیجناب

و من اشراط البعیت

اول۔ بیعت کنندہ ہجے دل سے عہد اس بات کا کرنا
 کہ آئندہ اس وقت تک قبر میں داخل ہو جائے جس کے
 مقصد کے لئے وہ دم۔ یہ بھروسہ اور اعتماد اور بد نظمی اور
 فسق و فجور ظلم و غیارت نفاق اور لہو لہو کے طریقوں
 سے بچنا ہو گا۔ اور نفسانی جوشوں کی بابت ان کا
 مشغول ہو گا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ شیر آفے۔ موم
 یہ کہ جانا غیر حقیقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے
 ادا کرنا ہو گا اور حقی الٹ نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مصروف رہنے اور ہر روز اپنا چھوٹا
 کی سنانی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار
 کرے گا۔ اور دلی توبہ سے اللہ تعالیٰ کے اساتذ کو یاد
 کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز وہ اپنا اور دنیا یا گناہ
 چھوڑے گا۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو مومن اور مسلمانوں کو
 خصوصاً اپنے قسانی جوشوں سے کسی نوع کی جاذبہ
 نہ دے گا۔ زبان سے نہ بات سے نہ کسی اور طرح سے
 پنجم یہ کہ ہر حال میں صحت۔ عسر اور نیر اور نیرت
 ملازمین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر

حالت اضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک فطرت اور دھرم کے
قبل کے کیلئے اس کی راہ میں ہزار روپے کا اور کسی مصیبت
خاموش ہونے پر اس منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم اکوڑ جائیگا شتم
یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہ جس کاڑا جائیگا اور اس
قرآن شریف کی حکومت کو کبھی اپنے اوپر کرے گا اور
قل ملہ اور قال الرسول کہا ہے ہر ایک ٹاہن دستور العمل
قرار دے گا۔ ہر قسم یہ کہ تنبیہ اور نغصہ کو کبھی چھوڑ دے گا اور
نوعی اور عاجزی اور خوش خلقی جیسی اور سبکی سے
زندگی بسر کرے گا شتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور
ہمدی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عورت
ادمانی ادا دے گا ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز ہو جائیگا
نہم۔ یہ کہ عام خلق انسان کی ہمدی میں محض شہ مشغول
رہے گا اور جان تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد
طاقتوں اور رشتوں بنی طرح کو فائدہ پہنچائیگا۔ وہم
یہ کہ اس عاجزی سے عقداخوہ محض شدہ اور اطاعت
ور معروف باندہ کہ اس پر قدرت مرگ قائم رہے گا
اور اس عقداخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس
کی نظیر دنیوی رشتوں اور ماطون میں ادعام خادمانہ
ماتون میں پائی نہ جاتی ہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۔ دسمبر ۱۹۶۵ء - دویار - دیکھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب معوم کی قبر کے پاس تین اور قبریں ہیں۔ اور ایک قبر پر لال کپڑا ڈالا ہے۔ یکم جنوری ۱۳۸۵ء - تین بچے ذبح کئے جائیں گے۔
فرمایا - عام پر حل کہے کہ جسے تین بچے ذبح کر ادا نہ ہیں۔
۲۔ جنوری ۱۳۸۵ء - ائی مع الا فواج ایتاک بغتۃ حرامہ علی قریۃ اهلکنہما انھما کایرجعون
و وضعنا صلیک و ذریک الذی القض ظھرت
ترجمہ - میں فوجوں کے ساتھ تیسے پاس اپنا ملک آؤں گا جس کا دن کو چھنے ہاک کر دیا۔ ان پر پھر واپس آنا حرام ہے اور ہم نے تجھ سے وہ جو جہ آمار دئے۔ جنھوں نے تیری پیروی کی

سالیانہ جلسہ

دارالامان میں سالیانہ جلسہ منع ہوا۔ بیرونی اصحاب اس بزرگ موقع پر اس کثرت سے جمع تھے کہ جمعۃ المبارک کے دن مسجد اقصیٰ کا تمام بیرونی صحن منار اور کھنڈن اور قبر کے ارد گرد دونوں طرف باہر کھڑے کی سیڑھیوں تک لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور پھر بھی جگہ کی تنگی محسوس ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود کی تین بڑی تقریریں ہوئیں۔ جن کا کچھ خلاصہ چھ ذبح ہو چکا ہے۔ اور ایک تقریر میں سے تفسیر اول رکوع سورہ بقرہ میں سورج کے ہر تارخین کی جاتی ہے۔ ہستی مقبرہ کے انتظام کے واسطے کیا۔ انجمن بنائی گئی ہے جس کا نام۔

انجمن احمدیہ کار پر دارمصلح ہستی مقبرہ

لکھنؤ ہے۔ اس انجمن کے ٹرینیٹ حضرت اندس نے خود ہی نامزد فرمائے ہیں۔ اس جلسہ میں بیرونی اصحاب میں سے زیادہ تر یہاں کوٹ کے ضلع کے آدمی تھے۔ جو اس جلسہ کے بیرونی تنظیم کے سکریٹری انجمن چورسہ سالہ فیشن صاحبہ کی کوشش کا نتیجہ تھا

تھا

سال نو

آپ ہاں آپ

ناظرین - السلام علیکم درجۃ الشہد و برکاتہ - نیا سال مستندم آپ کو مبارک ہو۔ گذشتہ سال کی غلطیوں اور گناہوں کو خدا معاف فرمائے۔ اور نئے سال میں نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ جیسا کہ سال میں آپ کی خدمت میں اس نئے سال میں پیش ہو رہے۔ جس کا دورہ ماہ دسمبر ۱۳۸۵ء کے آخری پرچہ میں کیا گیا تھا۔ چونکہ اشتہار الویت کا یہ تمام دکال ایک ہی اخبار میں درج کرنا عذری تھا۔ اس واسطے بعض مضامین درج نہیں ہو سکے اگر خدا نے توفیق دی۔ تو اگلے پرچہ میں انشاء اللہ تمام کالم مطابق فرست مضامین جو دسمبر میں شائع ہوئی تھی۔ چھاپے جائیں گے۔ باوجود اس کے کہ حجم ڈیڑھا کر دیا گیا ہے۔ اور فرج اس قدر بڑھ گیا ہے۔ قیمت اخبار گذشتہ قیمت کا صرف دسواں حصہ یعنی کل سو پڑھانے گئے ہیں۔ آپ تعجب کریں گے کہ ایسی تھوڑی قیمت پر اخبار کس طرح سے چل سکے گا۔ میں آپ کو بتاؤں۔ یہ سب کچھ گوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی توجہ سے۔ آپ کی۔ آپ جو اس مضمون کو پڑھ رہے ہیں۔

ہاں آپ - اس سے مراد آپ کوئی اور نہ سمجھیں کہ اس سے مراد خود آپ ہی ہیں۔ خود آپ امیرین یا غریب ہیں۔ یا مسافرین یا وطن میں ہیں۔ یا غلام ہیں یا آزاد ہیں جو ان میں یا بوجہ ہیں۔ فرض ہوتا ہے کہ مخاطب کرتا ہے۔ آپ توجہ فرمادیں۔ کوئی نئے خریدار پیدا کریں۔ خود حتی الوسع اعلیٰ قیمت اور پیشگی ادا کریں لطیف مضامین لکھ کر ارسال کریں۔ ادا دی چندہ جمع کر کے عطا کریں۔ دوا کریں اور کرائیں۔ اچھا آپ سوچیں آپ نے انہار پر کیا واسطے کیا کیا۔ اور کیا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ میں دوسرے کی نہیں پوچھتا۔ میں تو صرف آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے توجہ کی ہے یا نہیں اور کیا جو قدس کا عملی نتیجہ کیا ہے۔ بس آپ کی توجہ سے کام بن سکتا ہے اس کوئی پڑھنا بی عمل سے چل سکتا ہے۔ میں اس وقت وہ کہانی نہیں چھیڑنا چاہتا کہ گذشتہ شکلات سے مجھے کن شکلات میں ڈالا ہے اس وقت میں صرف آپ کی پوری توجہ اور مدد چاہتا ہوں اور اس انتظار میں ہوں کہ آپ کی طرف سے مجھے کیا جواب ملے گا اور کسی کی طرف سے نہیں آپ کی عزت سے کیا ہے خریدار اور پیشگی قیمت اور مادہ کی خوشخبری کا منتظر ہوں۔ نیا سال خدائے واسطے موجب برکات اور نوازل

واجبہ رب رضیا

سب حمد و شکر اس مالک و خالق کیلئے ہے جو اپنی عاجز بندہ پر رحم کرتا ان گناہوں کو معاف فرما اور مضامین صبر کرنے پر انکو اجر عطا فرما جو ابھی چھ ماہ کا عرصہ نہیں گذرا ہو گا کہ حضرت ابی المکارم مولوی نور الدین صاحب کے ذکر کے عقیدے کی وفات پر ادا ان شہوتوں کی کچھ باتیں بنائی تھیں اور مومنوں کو صبر کیساتھ ناپائیدار وانا الیہ راجعون پڑھ کر دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کا نعم الیہ ہو کہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء کو جو خدا کے ایک پیارے بندے اور نبی مسیح ناصری کی پیدائش کی تاریخ ہے۔ نماز ظہر کے قریب پر کے مبارک دن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تمام نبیوں کے سردار کی پیدائش کا دن ہے حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کے گھر میں پیدا ہوا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بڑی جماعت کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں طیارے نماز ظہر میں پڑھ کر جب تک خبر لگوں گی آپ اس کو سونو واسطو و علی اور اس کا نام عبدالسلام رکھا ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ سلام جس کے نام و کثرت حاصل کیو اسطے اس نور و کا نام عبدالسلام رکھا گیا اس کو ان لفظوں کو حقیقی اور صحیح معنوں میں اسم باسے بنا دو کہ جسمانی اور روحانی سلامتی ہمیشہ اس کو شامل حال رکھے اور اس کو دین دنیا میں حسنات عطا فرمائے بدعا صلیق دل سے حضرت مولوی صاحب اور آپ کے سب لواحقین اور اصحاب کو اس نعمت الہی پر مبارکباد و شکر

بدینہر

Digitized by Khilafat Library

مورخہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۰۶ء

آریہ اور ہم

چونکہ فی زمانہ ہمارے ملک میں اور بالخصوص پنجاب میں جو نئے نئے مذہبی یا پولٹیکل فرقے جوش مار رہے ہیں۔ اور بحیثیت مذہبی مباحثات اور مناظرات کے خدو کے مرسل مصالح و دمان کو ان کی طرف توجہ کی بابت توجہ کرنی پڑی ہے۔ ان میں ایک وہ فریق بھی ہے جو ہند کے قدیم نام پر اپنے باپ دادوں کے یعنی ہندو کے لفظ کو اپنے لئے علامت سمجھ کر اس میں خوش ہوتا ہے۔ کہ اسکو آریہ کہا جائے اور ہندو کا لفظ مطلقاً اس پر نہ بولا جائے۔ خواہ وہ گلی کوچن میں یہ گیت گاتا پھرے۔ کہ ہندوستان ہمارا۔ ہندوستان ہمارا اس لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ اس گروہ کے آغاز و مقاصد اور انجام پر چند مضامین لکھیں۔ جو کسی لگے پرچہ سے انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہوں گے۔ سردست اس وقت مختصر طور پر ہم ناظرین کو آریوں کی ایک نئی چال کی طرف توجہ دلا کر آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کے تازہ شرعے بچنے کے لئے ان سے ایک طرف رہیں۔

ہر ایک شخص جو موجودہ آریہ فرقہ کے حالات سے کچھ واقف یا دوچار دیون کے اندر دینی یا دنیوی حالات سے اطلاع اس نے پائی ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے۔ کہ دراصل یہ کوئی ایسا فرقہ نہیں۔ جسکی بنیاد مذہبی نیکی کے حصول پر ہو۔ اور ایک دین پر حقوق کو پہنچانے کی غرض سے بنایا گیا ہو۔ تاکہ لوگ۔ بدی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ منازل کو طے کریں۔ اس بات کو تو جاننے والے۔ کہ مذہب کے سنائیت اعلیٰ اور سب سے افضل مقصد یعنی خدا تعالیٰ کے رضا میں اپنے آپ کو محو کر کے اس کے مخاطب و مکالمہ سے شرف پانا اس قوم میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ان کے دیدن کی یہ تعلیم ہے۔ کہ اس نعمت کو کوئی پاسی نہیں سکتا۔ پر مشرک ایک دفعہ بولا تھا۔ جب اس کے تومند سے دیدن لگے تھے۔ اور پھر اس نے ایسی چپ لگائی ہے۔ کہ گویا چپ بھلی کے متوال کا سب سے پہلا عامل ہی ہے۔ لیکن کاش کہ یہ چپ دیدن سے ہی پہلے شروع ہوتی۔ تو آج مذہب آریوں کو نیوک کے ادق اور پر محال فلسفہ کی تشریح اور تقسیم پر اس قدر محنت نہ خرچ کرنی پڑتی۔ گو وہ دن کو آج تک یہ نصیب نہیں ہوا۔ کہ ہند کے باہر ان کی تعلیم کا اثر ملے۔ بلکہ ہندوستان کا اکثر حصہ ہی اپنی خوش قسمتی سے اس کے انوکھے مشنوں کے اثر سے بچا رہا ہے اور جو بہت جو شیلے عاشق دیدن کے بنے پھرتے ہیں۔ وہ بھی قریباً سب سب ناویدہ عاشق ہیں۔ کیونکہ ان میں شاید عشاریہ ایک

فیصدی لکھے گا۔ جو دید کا کوئی حصہ اور سارا جاتا ہو۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو دیدن کا اکثر حصہ دنیا سے غائب ہی ہو چکا ہے۔ اور شاید اس قدر نامراد دیون اور نا کام دیون ہی کے سبب جو دیدن کو دیکھنے میں آئی ہیں۔ کہ اتنی بڑی دنیا میں ایک ہندوستان میں بند رہا۔ اور ہندوستان بھی پھر سارا انہیں اور جو ہے وہ بھی کچھ بہت پرستی میں مست ہے۔ کچھ انگریزی خوانی میں سرشار ہے۔ دیدن کو کوئی کھول کر دیکھتا ہی نہیں۔ اس بے قدری ہی کا شاید نتیجہ ہوا ہے۔ کہ چھپ چھپلی۔ مگر اس چپ تو وہ چپ بھلی ہوتی۔ جو دیدن سے ہی پہلے لگائی گئی۔ الغرض اگرچہ اس اعلیٰ مقصد کی طرف چلنے کا ان لوگوں کا ایمان جو نہ دعویٰ ہے اور بد قسمتی کے گڑھے میں صرف ہی نہیں گرے بلکہ اسلام کے پاک مذہب کے سوائے تمام ادیان باطلہ ہی تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان کے بطلان کی بڑی دلیل یہی ہے۔ کہ خدا کی طرف سے مچا ہونے کے لئے خود خدا کی شہادت۔ ان میں سے کسی کے پاس نہیں۔ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ جو اھدا الصراط المستقیم کی دعا سکھاتا ہے اور پھر فرماتا ہے۔ ان لڑائی صراط مستقیم۔ کیا مینے تم صراط مستقیم چھلو۔ اور اس پر چلنے کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ وہ ان خدا تمہیں مل جائے گا۔ اور اس کی حضوری کا تین شرف عطا کیا جائے گا۔ اور اس کے مکالمہ و محابہ سے تم معزز کئے جاؤ گے ایک صراط مستقیم ہی کی شکر ہے۔ وہاں تم خدا سے ملکتے ہو۔ اس سے بات کر سکتے ہو۔ اور اسکی حضوری کا شرف حاصل کر سکتے ہو۔ سو اگرچہ یہ بات کسی قوم اور مذہب میں نہیں۔ تاہم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا کے اکثر مذاہب اپنے خدا ایک مذہبی رنگ لگتے ہیں۔ اور اپنے عقائد پر ایک حد تک ایمان رکھتے ہیں اور مذہبی اصولوں پر تھوڑا بہت چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ برخلاف اس آریہ فرقہ کے جسکو مذہب کے ساتھ صفاتی باطن کے ساتھ حصول نیکی کے ساتھ صدق اور راستی کے ساتھ کوئی تعلق یا واسطہ نہیں۔ بلکہ یہ صرف ایک پولٹیکل فرقہ ہے۔ جسکی تمام محنت ساری کوشش انتہائی محنت اس بات پر ختم ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ عداوت کریں۔ اور ملک میں ایک نورا و قوت حاصل کریں۔ اس قوم کے تمام منازل سلوک ایسی ہوں گی کہ سچے میں ملے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مسلمان ہند سے خارج ہو جائیں۔ اور ہندوستان پھر وہی دورت بن جائے۔ سینکڑوں برس سے ان نادانوں کو یہ سبق سکھایا جا رہا ہے۔ کہ ملک خدا کا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ جس سے چاہتا ہے لیتا ہے۔ اسے گزشتہ تین کی گنتی کرنے میں لاکھوں کروڑوں سے آگے نکل کر لکھوں برسوں تک جانے والو! دور دیون چلتے ہو یہ تو کوئی دور کی بات نہیں جب کہ تم ہی ہماری طرح وسط ایشیا ہی سے آئے تھے۔ اور اب تک تارخین میں جس کو ہند کے اصلی باشندہ کہتے ہیں وہ ہند میں موجود ہیں۔ جبکہ مسلمانوں نے تم کو فتح کیا۔ ایسا ہی تم نے ان لوگوں کو فتح کیا تھا۔ فرقہ و قورم آتا تم نے اپنے مشن

کو قتل کیا اور جنگوں اور سلاطین میں بھگا دیا۔ جو باقی بچے۔ ان کو ذلیل کیا اور غلام بنایا۔ برخلاف اس کے جسے تم کو عزت دی۔ اپنے و ساروں میں تم کو ذریعہ بنایا۔ بڑے بڑے صوبوں پر تم کو گورنر مقرر کیا۔ اور اس وسیلہ سے ان کا صلح یہ ہے۔ کہ تم ہم کو ہند سے ہی نکالنا چاہتے ہو۔ یہ قوم آریہ مدت سے اپنے ان توہمات میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن آج کل سوادیشی مود منشا بنے جو تقسیم بنگالہ کے باعث جنم پزیر ہوئی ہے اس قوم میں ایک نئی روح بھوکی ہے۔ اور اپنے خیالی جوانی گھوڑوں کو دوڑانے کی امید میں انوں نے ایک نئی تجویز سوچی ہے۔ کہ آؤ! منافقت کے ساتھ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ سودیشی کے نام پر جو جلسے کئے جاتے ہیں۔ اور آئے دن حکام سرکاری پر ناجائز حملے جابجا کئے جاتے ہیں۔ اور بیہودہ حرکتیں جنگلی مہاشوں کی طرح کی جاتی ہیں۔ ان میں مسلمانوں کو بھی شامل کریں۔ لیکن یاد رہے کہ مسلمان ایسے نادان نہیں ہیں۔ جو اس طرح سے ہمارے پیچھے من جاویں۔ ہمارا وہ گندی گولیان اور ناپاک حملے جو تم نے پبلک کچن میں اور چھپی ہوئی کتابوں میں ہمارے مقدس مطہر افضل الرسل سرور پر اور آپ کے جانشینوں پر اور خراکی کتاب پر کئے ہیں وہ سب سب مسلمانوں کی آنکھوں کے آگے موجود ہیں۔ کیا مسلمان ایسے بے غیرت ہیں کہ وہ دیانتداری و دیانیت اور لیکچر کی فحش تحریروں کو اپنے مادی اور شفع کے حقین نام سے من کر پھر ہمارے ساتھ باجم شیر شکر ہو جاویں گے یا کیا مسلمانوں کو یہ بات بھول جانے کی کتنے سہ کار و وفات ہیں۔ اپنا ماتحت مسلمانوں کے ایک ایک سلوک کئے۔ کیا مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ ہند کے راجا و سلاطین میں بالخصوص جہان آریوں کا دخل ہو گیا ہے۔ وہ ان مسلمانوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔

اسے مسلمانوں! خبردار اس دشمن کے قابو میں نہ آنا جس سوراخ سے تم ایک دفعہ نیش کھا چکے ہو۔ اس میں دوبارہ انگلی نہ ڈالنا۔ صدیوں تک جس قوم کو تم نے بچوں کی طرح پالا۔ اور غلامی اسے لگا کر و براری اور گورنر اور کمانڈر بنایا تھا۔ اس قوم نے جس احسان فراموشی اور محنت کشی کا رویہ اور عادت تم پر ظاہر کی ہے۔ وہ قوم اب دوبارہ ہرگز اس لائق نہیں۔ کہ اس پر ذرہ برابر رحمت بار کیا جائے۔ یا ان کے طور پر ان کے ساتھ ملنا ایک بڑا گناہ ہے۔ منافق اور دغا باز کرنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ یہ تو چاہتے ہیں کہ تفاق کے طور پر تم کو اپنے ساتھ ملائیں۔ پر مسلمان کا کام نہیں کہ تفاق کرے پس ان کے جلسوں میں شریک ہونے اور ان کے ساتھ خلط ملط کرنے سے قطعاً پرہیز رکھو۔ اسی میں تمہارا بچاؤ اور تمہاری بہتری ہے تمہارا دین ہی اس طرح سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اور تمہاری دنیا ہی اسی ماہ سے سنہور سکتی ہے۔ کہ تم اس قوم کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھو۔

دی لی آئی ہیں۔ چونکہ ہمارے چلنے کو اسے فزیکل قوت اس واسطے خریدار ان کی خدمت میں تسلیم کی قیمت کی وصولی کو واسطے دی لی آئی ہیں۔ حال میں وصول کر کے مشکور فرامین۔ منہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حمده وفضل علی رسولہ الکریم

قرآن شریف

درس قرآن شریف کے واسطے آئندہ بجائے ایک صفحہ کے دو صفحے ہر اخبار میں رکھے گئے ہیں۔ اس میں حضرت استاد المعظم مولوی حکیم نور الدین صاحب قرآن شریف اس طرح سے دیج ہو کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ قرآن شریف کو نظر رکھ کر جن آیات کا ترجمہ حضرت مولوی صاحب خاص طور پر کیا کریں گے۔ اور جو تفسیر حضرت مولوی صاحب خاص اعتراضات کے جوابات میں فرمایا کریں گے۔ وہ دیر اخبار ہوگی۔ باقی تفسیر اور ترجمہ احباب دیگر تفسیر اور تراجم میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح سے انشاء اللہ جلد بہت ساری قرآن شریف کا حل ہوتا چلا جائے گا۔

چونکہ یہ سال کا پہلا نمبر اخبار کا ہے۔ اس میں بزرگ حضرت اقدس مسیح موعود کی فرمائی ہوئی ایک تازہ تفسیر اہل ربوع قرآن شریف کی فوج کی جاتی ہے۔ تفسیر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں آیام میں ۲۶ دسمبر ۱۳۰۵ء کے جلسہ کی تقریر میں فرمائی رہتی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد۔ اس کے معنی ہیں۔ انا اللہ اعلمہ۔ میں اللہ سے علم والا اور سب زیادہ جاننے والا ہوں۔ ذلک الكتاب کا دیب فیہ ہدی للمتقین۔ یہ کتاب جو شک و شبہ بالکل پاک ہے۔ متقیوں کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ ہر ایک شے کے واسطے چار عمل ہوتے ہیں۔ علت فاعلی۔ علت مادی۔ علت صوری اور علت غائی اس آیت میں اس کتاب کے متعلق چار علتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ الحمد۔ انا اللہ اعلمہ۔ میں خدا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہوں۔ یہ اس کتاب کی علت فاعلی ہے۔ ذلک الكتاب یہ کتاب اس خدا کی طرف سے آئی ہے۔ جو سب علموں کا مالک ہے اس کی طرف سے یہ کتاب ہے۔ یہ علت مادی ہے۔ کا دیب فیہ یہ اس فہم کی اور اس خوبی کی کتاب ہے۔ کہ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں۔ تمام باتیں صاف اور پاک ہیں۔ یہ اس کی علت صوری ہے۔ ہدی للمتقین۔ اس کا فائدہ اور نتیجہ یہ ہے کہ متقیوں کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ یہ اس کی علت غائی ہے۔ اس کے

کے یہ لکھا ہے۔ کہ وہ متقی لوگ کون ہیں اور ان کے صفات کیا ہیں جو ہدایت کا انعام حاصل کرنے کے مستحق ہوتے ہیں۔

الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ مستاء ذقنہم ینفقون۔ والذین یؤمنون بما أنزل الیہ وما أنزل من قبلہم وہا کافرون۔ یعنی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ انھیں دیا گیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا۔ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا۔ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اب اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب کی علت غائی یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ متقیوں کو ہدایت دیتی ہے اور متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہیں۔ کہ خدا پر ایمان رکھتا ہو نماز پڑھتا ہے۔ صدقہ دیتا ہے۔ کتب الہی کو پڑھتا ہے۔ جب پہلو ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے۔ تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے۔ جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ عطا ہوگی۔

سو غور سے سننا نا چاہیے۔ اس جگہ ہدایت سے ایک اور اعلیٰ امر ہے جو خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے اور میں اس جگہ بیان کرتا ہوں۔ پہلی صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یؤمنون بالغیب یعنی غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ ایک مومن کی ابتدائی حالت ہے کہ جن چیزوں کو اس نے نہیں دیکھا۔ ان کو مان لیا ہے۔ غیب نام خدا کا ہے اور نیز غیب کے مراد حشر اجساد اور بہشت اور دوزخ اور وہ تمام امور ہیں۔ جو پردہ ہیں۔ پس جو شخص ان سب باتوں پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو بالآخر ایک انعام عطا ہوتا ہے اور وہ انعام یہ ہے کہ اس کی حالت غیب کے متعلق ہو کہ علم شہود کی طرف آجاتی ہے۔ جن باتوں پر وہ پہلے غائب کے طور پر ایمان لاتا ہے۔ ان کا عارف بن کر وہ امور ان کے سامنے مشہود ہو جاتے ہیں۔ اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ اگر یہ درجہ غیب پر ایمان لانے والے کو عطا ہوتا۔ تو پھر ایمان حبش ہوتا۔ اس پر ایک دلیل قرآن شریف میں یہ ہے۔ کہ من کان فی ہذا فی اعمی فہو فی الاخری اعمی۔ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ اس دنیا میں ہی اندھا ہوگا۔ جب تک خدا کو دیکھ نہیں لیتا۔ اس کا ایمان سماعی ہے۔ پس اس جگہ ہدی للمتقین۔ سے یہ مراد ہے کہ غیب پر ایمان لانے والے کو آگے متقی وی جلدے گی اور وہ اس کلام کے ذریعہ سے ترقی پا کر مشاہدہ کے درجہ پر پہنچ جائے گا۔

دوسری صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ نماز کو کھڑا کرنے میں۔ یعنی جب نماز پڑھتے لگتے ہیں۔ تو قیام کے وسوسوں اور خطرات اگر باہر جاتے ہوتے آخر نماز کو گرا دیتے ہیں۔ متقی کو پھر یاد آتا ہے۔ تو وہ نماز کی طرف اپنی توجہ کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ لیکن تیزی دیر کے بعد وہ پھر گر جاتی ہے۔

غرض یہی حالت اسکی رہتی ہے۔ کہ وہ تکلف کے ساتھ بار بار اپنی نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بار بار اسکی نماز گرتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے ایک ہدایت کی کامیابی عطا فرماتا ہے۔ اور نماز اس کی واسطے مثل ایک خدا کے ہو جاتی ہے۔ اور نماز میں اس کو وہ لذت عطا کی جاتی ہے۔ جو سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس وقت انسان کی مرضی خدا کی مرضی کے موافق بن جاتی ہے۔ اور نماز اس کے واسطے ایک طبعی حالت ہوتی ہے۔ معمولی آدمی تو کہے گا۔ کہ یہ ایک بناوٹ ہے۔ لیکن اس دین میں نہ ہر بار کا اور بار گزر چکے ہیں۔ جن کو یہ حالت حاصل ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا ہے۔ کہ میری آنکھوں کی سڑک نماز میں ہے جب آدمی اس درجہ پر پہنچتا ہے۔ تو اس کے واسطے بھاری اکھل اور اتم لذت نماز ہی میں حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص کشاکش میں ہے اپنی نماز کو اٹھا کر کھڑا کرتا ہے۔ اور وہ پھر گر جاتی ہے۔ پھر اٹھاتا ہے پھر گر جاتی ہے۔ وہ ہنوز متقی ہے۔ اس جگہ متقی سے مراد وہ شخص ہے۔ جو نفس کو اللہ کی حالت میں ہے۔

یاد رکھو۔ کہ نفس کے تین درجات ہیں۔ نفس امارہ نفس لوامہ نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ شہ ہے۔ جو نفس و فجور میں غرق ہے۔ اور نافرانی کا غلام ہے۔ اور نیکی کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ نفس لوامہ وہ ہے۔ جو نیکی کی طرف توجہ کرتا ہے۔ مگر بدی میں ہی پڑ جاتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو ملاحت کرتا ہے۔ کہ میں نے یہ بدی کیوں کی۔ مگر بدی میں گر جاتا ہے۔ غرض اس کا نفس کے ساتھ ایک جگہ لڑائی لگتا رہتا ہے کبھی وہ نیچے اور نفس اوپر اور کبھی نفس نیچے اور وہ اوپر۔ یہاں تک کہ وہ فتح پاتا ہے۔ تب لڑائی ختم ہو جاتی ہے۔ اور کل سلطنت اور طاقت خدا کی ہو جاتی ہے۔ وہ نفس مطمئنہ کہلاتا ہے۔ تمام مفرد قتل ہو جاتے ہیں یا سزا پا جاتے ہیں۔ یا انکسے جلتے ہیں۔ اور ایک امن کی سلطنت قائم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اس امر کی طرف اشارہ آیا ہے۔ کہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ انشدھا وجعلوا اھلھا اذلة وکان الاک یفعلون۔

یعنی جب بادشاہ کسی گاؤں میں داخل ہوتے ہیں۔ تو پہلا فرمانا بانا سب تباہ کر دیتے ہیں۔ بڑے بڑے بزرگ اور پہلے پکڑے جاتے ہیں جب سلطنت بدلتی ہے۔ تو بڑے بڑے نامور ذلیل کئے جاتے ہیں۔ اور ایک تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور ایک نئی سلطنت بن جاتی ہے۔ ایسا ہی روحانی طور پر انسان ایک نیا انسان بن جاتا ہے اور فتح کامل کے بعد ایک نیا سکے میں جاتا ہے۔ اور بالکل امن و امان کی حالت پیدا ہوتی ہے۔

اس کے بعد متقی کی علامت یہ ہے۔ کہ مستاء ذقنہم ینفقون جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں یہ ابتدائی حالت ہے۔ اور ان لوگوں کی حالت ہے۔ جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔ تمام معمولی لوگ بھی ایسا کرتے ہیں۔ کون ہے جس کے سامنے ایک غریب بھوکھا آوے اور وہ رحم کرے اس کو ایک روٹی بھی نہ دیدے۔ اس کے واسطے تو

تحقیق الاولیاء و تبلیغ الاسلام

ڈاکٹر

Digitized by Khilafat Library

آدمی مسیح ملک سٹور لینڈ کے شہر یونین میں برٹش مسلمان جمع ہو رہے ہیں۔ اور نہایت گران قیسی زمینیں خرید کر مکانات بنا رہے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ مسیح کی آمد کا وقت آتے ہی قریب اسی سال یعنی سن ۱۹۸۰ء میں وہ آجائے گا۔ ان کا یہ ایک دولت مند آدمی ہے۔ سچ کو پہچان لینا اللہ اس کے ساتھیوں میں صدق دل کے ساتھ شامل ہو جائے تو بڑے خوش قسمت آدمیوں کا کام ہے لیکن اس بات کا کوئی انداز نہیں کر سکتا کہ تمام دنیا کی دودھ پوار سے اتنا آ رہا ہے۔ کہ مسیح کی آمد کا یہی وقت ہے جس ملک میں جلد مخلوق کے دلوں میں بڑی جھجک کے ساتھ یہ بات مسیح تہنہ کی طرح گڑ گئی ہے۔ کہ یہ وہ وقت ہے کہ کوئی مسیح مدعی اوتار بدھ پیدا ہو اور اپنے پاک انفاس کی برکت سے لوگوں کو سادہ دہائیت پر لائے ہیں۔ نہ مذکورہ بالا فرقہ کے حالات زیادہ تر معلوم کرنے کے لئے ان کو خط لکھا ہے۔ جو اب آئے پر بعض حالات صبح اخبار کئے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

عیسائی تہذیب نے تاج کل مردوں اور عورتوں کے اخلاق پر جو اثر کیا ہے اس کے متعلق آئے دن یورپ امریکہ کے تیاروں لکھ خود ان ممالک کے اخبار دیسوں اور مضمون سے ہم عجیب و غریب سن رہے ہیں۔ شہر سان فرانسسکو واقع ملک امریکہ میں ایک اخبار لکھتی ہے۔ جسکی ایڈیٹر ایک عورت ہے اس خدا کی نبی نے ایک پرورد مضمون اپنے اخبار میں لکھا ہے۔ کہ گین عیسائی مرد و شادی کے وقت اپنی مطلوبہ عورت کے سامنے پیچ بول سکتا ہے۔ اس کے جواب میں وہ دلائل کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ اگر ممکن نہیں اور نہ کسی ایسا ہوتا ہے اور نہ ہو سکتا ہے کہ عیسائی مرد اپنی مطلوبہ کے سامنے پیچ بولے اور پھر وہ اس کو اپنے نکاح میں لائے۔ عجیب شادی ہے۔ جسکی اصل بنیادی جھوٹ اور فریب پر ہے۔

المفتی۔ جہاں بہت دوست اختلافی مسائل کے متعلق یہ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ ان میں حضرت امام علیہ السلام کا فتویٰ اور عمل کیا ہے۔ چونکہ اس قسم کے بہت سے مسائل میری موجودگی میں لوگوں نے حضرت کے سامنے پیش کئے۔ اور جواب حاصل کچھ باسفر حضرت ان کے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہنے کے سبب میں آپ کے حکم یا طریق عمل سے آگاہ ہوں اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا توفیق دے۔ تو اس سال کے اخبار میں ایک کالم اس قسم کے مسائل کے حل کرتے

کے واسطے خاص کیا جائیگا۔ مسائل بعد سوال و جواب اخبار میں درج کئے جائیں گے۔ اور چاہئے ہے کہ وہ بڑے حضرت اقدس کو دکھا جائے۔ جاوین۔ جو احباب اس قسم کے سوالات ارسال فرما رہے ہیں۔ وہ حضرت کی خدمت میں پیش کر کے فیصلہ اخبار میں درج کر دیا جائے گا۔ اس کالم کا نام المفتی ہوگا۔ و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

انصار بدر

سب سے پہلے جاری آواز کو حکیم محمد معین صاحب قریشی نے سنا ہے۔ جو حضرت بدر کے واسطے کمر ہمت چست کے لئے کئے ہوئے ہیں۔ غلام کو جزائے خیر دیوے۔ ان کا خط درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمدہ ونصلى على رسولہ اکرم

برا درم کرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آج شام کو اچانک میرے دل میں خدا تعالیٰ نے بد کی اشاعت و اعانت کی توفیق بخشی۔ اور میں نے یہاں تک شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی وقت پرچ خیرید پیدا ہو گئے۔ الحمد للہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اور یہی خیردار دون گا۔ میں نے مہم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ اس کی اشاعت میں پوری کوشش کر دوں گا و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

یہ سب خیردار چکا واسے ہیں

ایک ضروری عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور اخبار کے لئے بڑی کا ایک ذریعہ جانتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ شروع سال سے جیکہ اپنے اخبار کو ارادہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ پس ضروری ہے کہ نہایت چار صفحہ ٹائٹل کی صورت میں رنگین ہوں اور کوئی ایک رنگ تجویز کر لیں جسکو بالاتزام نبھانے کی کوشش کی جاوے ٹائٹل کی تقسیم بالاتزام اس طرح ہو۔ صفحہ اول پر دستور سابق صفحہ دوم کالم اول۔ العبادات و کثوت وغیرہ حضرت اقدس کالم دوم جامع کے رویا وغیرہ۔ کالم ۳۔ سوال و جواب مختصر ٹائٹل کا چوتھا صفحہ شہادت۔ ٹائٹل کا تیسرا صفحہ دنیا پر کی میدہ اور مفید خبریں۔ متن سارا حسب معمول۔ گھر اس کا التزام شروع سال سے قائم رہے۔ اور کہ سے کم پورا سال بھارا دیکھیں۔ کہ بد کیا ہوتا ہے۔ اور کسی قبولیت بفضلہ تعالیٰ حاصل کرتا ہے۔

ان پانچ خیرید کی قیمتیں انشاء اللہ ضروری ششہم کے اخیر تک پہنچ جائیں گی۔ والسلام
اساتے خیرداران

۱۔ میان غلام محمد صاحب سٹور لینڈ دہم پولیس کو توالی شہر لاہور

- ۲۔ میان نور الدین صاحب نیچہ بند۔ بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور
- ۳۔ میان عبدالرحمان صاحب ندر۔ بروکان میان مراکش ملک ندر اندرون دہلی دروازہ۔ لاہور
- ۴۔ میان کریم بخش صاحب پہلوان۔ ریلوے پولیس نو لکھا۔ لاہور
- ۵۔ میان عبدالسبحان صاحب معرفت خاکسار۔ قریشی لاہور

ماہر محمد حسین قریشی لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمدہ ونصلى على رسولہ اکرم

محمدہ مفتی صاحب د اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے شاید معلوم ہوگا کہ سفر دہلی کے بعد میں ڈیوڑھی تبدیل ہو کر آ گیا ہوں یہاں آئے سے بیشتر میں نے نہایت کوشش کی تھی کہ میرے ڈیوڑھی کے کسی اور جگہ تبدیل کر جاؤں۔ مگر بالکل بے سود۔ آخر یہاں پہنچنے پر میرا ارادہ تھا کہ خیمہ میں رہوں۔ مگر یہاں سڑکی نہایت سخت ہے اور بہت شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے مجبوراً چست کے نیچے میں خیال رہتا ہوں۔ اس پر ہی میں نہیں۔ بلکہ جب آ گیا ہوں۔ دو دفعہ خفیت زلزلہ آچکا ہے۔ اور آئندہ زلزلہ عظیمہ ہال شکیوئی علاقہ ڈیوڑھی پر پوری ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہاں سے دوسرے کے قریب سڑک کی طرف سے تو تقریباً چھ میل اور یوں سیدھا تقریباً دس بارہ میل کے فاصلہ پر چکر زمین نیچے ہو گئی ہے۔ اس میں میں تین سو رانج ہو گئے ہیں۔ جن سے کثرت سے دھواں نکل رہا ہے اس امر کے متعلق خانیہ صاحب ہنیر نے ڈیوڑھی صاحب کو روٹ بھی بھیجی ہے۔ مگر نہ معلوم کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ سنسنگ ہے کہ حکام کا خطہ کو گئے ہیں۔ دیکھتے اور چاہتی پر فیصلہ کا تجربہ ہے اور ادرام اللہ ذوالجلال والاکرام ہوئے۔ میرا دل بڑے درد گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ دوسرے علاقہ دہلی کے لئے مقدمہ معلوم ہوتا ہے۔ ہم عاجز ہیں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ میرے لئے تو نہایت ابتلا کا موقع ہے کیونکہ میری روحانی حالت نہایت گندی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے رحم اور حضرت اقدس کی شفاعت کی امید نہ ہوتی۔ تو میں بے شک جہنم کے لائق ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامتہ کی خدمت میں بھی دعا کے لئے میری طرف سے درخواست کریں والسلام۔

خاکہ نور الدین لاکر لکھنؤ لاہور۔

اللہ تعالیٰ کے دوسے پورے ہوں گے۔ خدا کے رسول کی فتح ہوگی۔ لیکن ہماری دعا ہے کہ اسے قادر خدا ہمارے رب اگر وہ وعدہ کا دل تو ہمیں دکھائے۔ تو ہمیں ظالموں کے دہیان نہ رکھیو۔ آمین ثم آمین

جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہر اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ
 مخالفوں کی نسبت ہمارے پیشگو بیان ہیں۔ ان میں سے کچھ دکھا دیں یا
 تجھے وفات دیدیں۔ تو رسالت میں ہوگا۔ جو میں تجھ سے انہی ہوں گا اور
 ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ
 کیا کہ وہ قریب ہے۔ اپنے رب کی نسبت کا جو تیرے پر ہوئی۔ لوگوں
 کے پاس بیان کر۔ جو شخص فتویٰ اختیار کرے اور صبر کرے قیامت
 حکم کا وہ ان کا اجر ضائع نہیں کرتا

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا پرانا ایک ہم پیری نسبت ایسے فکر
باقی مین چھوڑن گئے۔ جو پیری رسوائی اور نہ تک عزت کا موجب ہوں
اس فقرہ کے دو معنی ہیں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوائی کی
نیت سے شائع کئے جانے ہیں، ہم دور کر دیں گے۔ اور ان اعتراضات
کا نام و نشان نہ رہے گا۔ (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کر نبوالوں کو
جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدو کہتے باز نہیں آتے۔ و نیز ایسے
اشغالین گئے اور صفحہ ہستی سے مہدم کر دیں گے۔ تب ان کے نابود
ہونے کی وجہ سے ان کے بیودہ اعتراض ہی نابود ہو جائیں گے۔ پھر
بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت ار و در زبان میں
مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت متھوڑے
دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر ادھی چھا جائیگی۔ یہ ہو گا یہ ہو گا
یہ ہو گا۔ بعد اس کے سارا واقعہ ہو گا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت
و کلمات کے بعد سارا حادثہ اُسکا۔

حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہر ایک طرف دنیا میں سوت پناہ دینا منسوخ ہو گیا۔ اور نئے آئین کے۔ اور شدت سے آئین کے۔ اور قیامت کا نوازہ جلنے کے اور زمین کو تہ و بالا کر دین کے۔ اور بیستوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو تو بہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کرے گا جیسا کہ ہر ایک بنی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی۔ ضرور ہے۔ کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں۔ ان کو کچھ خوف نہیں اور کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ میں نے تجھے بھیجا تا جہرم نیکو کا وطن سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ دنیا میں ایک تہذیب یا پڑوس ہے اس کو قبول کیا لیکن خدا سے قبل لگا۔ اور پھر سے زور دے دلوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ میں تجھے اس قدر برکت دے گا کہ بادشاہ تیرے کمر واپس سے برکت ڈھونڈیں گے۔

دہائیہ ذرا لڑائی کی نسبت جو ایک سنت و لڑائی ہوگا۔ مجھے خبر
 دی۔ اور فرمایا پھر بار آئی۔ خدا کی بات پہر پوری ہوئی۔ اس لئے
 ایک شہید لڑا کہ آقا ضروری ہے۔ لیکن ماستبان اس سے اس میں ہیں

۴ اگر دنیا کی آنکھ کھلتی۔ تو وہ دیکھتے۔ کہ میں صدی کے سر پر ظاہر ہوا اللہ
جہاں حق کے قرب ایک لمحہ میں صدی ہی لنگھتی اور اعاویش کے
مطابق میں حیر و عوی کی وقت مضامین چاند گرہن اور سورج گرہن ہی ہوتا
اور ظہور ہی ملک میں ظاہر ہوتی اور غائب ہوتی اور آگ کی گرائسوں ان پر جنوں و نیاں پیدا
کیا انہوں نے مجھے قبول رکھ۔ منہ

وہی اللہ
 دنیا میں ایک تدبیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا سے
 قبول کیا اور اس نے خود اور مخلوق سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

یہ سال میں کل نام ہے

کلام پاک

حضرت حجة المسيح موعود و مہدی معبود میرزا غلام احمد
علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تتمتع ونفسي على رسول الكريم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ
مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ ۔ انا بعد چونکہ خدا نے عزوجل نے متواتر
وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ یہ زمانہ وفات نزدیک ہے اور میں اس کی بھی
اس قدر تواتر سے ہوتی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلایا اور اس زندگی کو پیر پر سرور
کریا۔ اس میں مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے
کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں ۔ یہ سب میں جس مقدس محی کو
اطلا دینا چاہوں ۔ جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر یہ سنے یہ شریک پیدا
کی اور وہ یہ ہے جو علی زبان میں ہوئی ۔ اور بعد میں اُردو کی وحی بھی کسی جاگیر
قرب اجلاتك المقدرة مالا يبقی لك من الخزینات ذكرا
قل میعاد ربك ولا یبقی لك من الخزینات شیئا ۔ واما
نزیاتك بعض الذی بعدھم او تنفیتك ۔ تموت واما داخل
منك جاء وقتك ونقی لك الایات باھرات ط جاور وقتك
ونقی لك الایات بلیات تقرب ما توعد لك ۔ واما انجم
ربك فعدت انه من یتق الله ویصلو فان الله کالضیض
اجر المحسنین ۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے
متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے ۔ جن کا ذکر تیری رسولی
موجب ہو ۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقدہ حضورؐ کی ہے اور ہم اپنے
اختلاف و درود و رفع کروں گے اور یکہ ہی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے

سودا ستیا بنو! اور تقویٰ اختیار کرو! آپسچ ملو! کس خدا سے ڈرو؟
 اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دیکھا ہے اور
 زمین کچھ دکھا کر ہے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے کو پچائے یا نہیں گئے۔ خدا
 کا کلام مجھے فرما ہے۔ اگلی عادت نکال کر ہون گے ہو کئی آفتیں نہیں
 پڑائیں گی۔ کچھ قوانین سے میری زندگی میں غصہ میں آجائیں گی اور
 کچھ میرے بعد غصہ میں آئیں گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری تسلی دے گا
 کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

[illegible]

✽ ترجمہ - خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ۔

راہ میں پہلے اس سے جو نبی اسرائیل کو مدد کے حقائق منسلک مقصود
تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور نبی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک
بڑا اٹم برپا ہوا۔ جیسا کہ تواریخ میں لکھا ہے کہ نبی اسرائیل اس بے
وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی نگہانی جہاں سے
چلیں ان تک رو تیر رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ
معا ملہ ہوا۔ اور عیسیٰ کے واقعہ کے وقت تمام حواری تیر تیر ہو گئے
لہذا ایک زمین سے مرتد ہی ہو گیا۔

بعد ایک زمین سے مراد ہی ہو گیا۔
 سورے عزیز و احبہ کی قیم سے قدرت اللہ ہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ
 دو قدرتیں دکھاتا ہے۔ تاغافلون کی دو چوٹی خوشیوں کو پالنے کے
 دکھاتا ہے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم قدرت
 کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے
 پاس بیان کی۔ تم گنیں مست ہو۔ اور تمہارے دل پر نشان نہ ہو جاویں
 کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور
 اس کا نام تمہارے لئے بہتر ہے۔ کہ تو کہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ
 قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی
 جب تک میں نہ ہاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس
 دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے
 ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا ہمارا ہمتیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ
 وعدہ میری وفات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے
 جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو میرے پیرو ہیں تیار
 تک دوسروں پر غلبہ دے گا۔ موصوفہ ہے کہ تم پر میری جدائی کا دل لہے
 تا بعد اس کے وہ دن آئے۔ جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا
 وعدوں کا سچا اور وفا دار راسخ خاص ہے۔ وہ سب کو تمہیں دکھائے گا
 جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دیکھنے کے اتنی دن میں اور
 بہت بلائیں ہیں۔ جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا
 قائم رہے۔ جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر
 میں خلق کر کے ایک قدرت کے زنگ میں ظاہر فرموا اور دین خدائی اب اس
 قدرت میں اور میرے پر بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت
 منکر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت تعالیٰ کے منتظر رہیں کہ تمہارے
 رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک کاتب میں آئے
 ہو کہ وہ میں لکھے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہارا
 دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر و خفا ہے۔ اپنی موت کو قریب ہووے۔
 نہیں مہلتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

[illegible]

روحان کو جو زمین کی مشرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا تو یہ پس اور کیا
ایشیاد میں انب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ تو جو کل طوط چھپنے
اور اپنے بندوں کو دین واحد چھپ کر سہ سہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے
جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو ورنہ
نہی اور اختلاف اور دعائیں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی
خدا سے روح القدس پاک کھرا نہ ہو۔ سب میرے بعد مل کر کام کرو۔
اور چاہیے کہ تم ہی میں بروی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے
سے روح القدس سے حصہ لو کہ جو روح القدس کے حقیقی تقویٰ سے
حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے
لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ ناک ہو دنیا
کی لذتوں پر غفلت مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کر دینا۔ اور خدا کے
لئے تم کی زندگی سخت یا کر دو در دوس سے خدا راضی ہو اس لذت
سے بترستہ جو موجب غضب الہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو۔ جو
خدا کے غضب کے قریب ہے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طاعت
بناؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں
نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح بھی نہیں سکتے
جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر
اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تمہیں نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ
تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم مٹی اٹھاؤ گے تو ایک
پایہ سے پتہ کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستہ بان
کے وارث بنے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک
فعلیت کے درمیان تم پر کھلے جائیں گے۔ لیکن غصہ سے میں جو
ایسے میں خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تنہا ایک ایسا
درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیے۔ وہی پانی جس سے تنہا
پرورش پاتی ہے۔ یہ ہم باغ کو سب اب کر دیتا ہے۔ تنہا ایک ایسا
جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ سوچ ہے۔ اور اگر وہ پانی
تو سب کچھ پانی ہے۔ انسان کو اس تنہا سے کیا فائدہ جو دنیا
سے خدا علی کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ ویک
میں تمہیں سچ کتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دوسرے
کے ساتھ کچھ دنیا کی ملوثی رکھتا ہے اور اس نفس سے جو تم
قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ
خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک فرس
ملوثی اپنے اندر میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عب
میں اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان
پیروی کرتے ہو تم ہرگز وقوع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہا
وہ کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کپڑے ہو اور
خدا سے ہی دونوں تک تم اطمینان ہو جاؤ گے۔ جو طرح
کپڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا۔ ... بلکہ
ہلاک کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے
مجاہد گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہا
ہوگا۔ اور وہ کھربا برکت ہوگا۔ جس میں تم رہتے ہو گے اور

پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر
 بابرکت ہوگا۔ چنانچہ ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری
 موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری ہر ایک اور گری و غصہ خدا
 کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک لمبی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا
 استعانت نہیں کرو گے اور تعاقب کو نہیں توڑو گے۔ بلکہ قدم کے پڑھاؤ گے
 تو زمین سے پہچ گستاخوں۔ کہ تم خدا کی ایک خاص قسم ہو جاؤ گے۔ تم ہی انسان
 ہو جیسا کہ مین انسان ہوں اور وہی میرا خدا تھا خدا ہے۔ پس اپنی
 پاک تہ تو ان کو ضائع نہ کر دو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکیں گے
 تو دیکھو۔ تین خدا کی مشائخ کے موافق تین کتابیں کتاب خدا کی ایک
 قوم برگزیدہ ہو جائے گی۔ خدا کی خدمت اپنے دل میں بننا اور اس
 کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور
 پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کہ نہ وہی سے۔ پر جیسے کر دو
 اور نبی نوح سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک ماہ کی کی
 اختیار کرو نہ معلوم کس ماہ سے تم قبول کئے جاؤ۔
 تین خوش خبری ہو کہ قرب اپنے کامیاب خالی ہے۔ ہر ایک قوم
 دنیا سے پیار ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف
 دنیا کو توجہ نہیں دے لوگ۔ پورے زور سے اس دروازہ میں داخل
 ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقع ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھائیں اور خدا
 سے خاص انعام پادین۔ بہت خیال کرو۔ کہ خدا تین ضائع کرو لیکہ تم
 خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ
 بیج بڑھیکو۔ اور پھول لیکو۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شانیں نکلیں گی
 اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر
 ایمان رکھے اور درمیان میں کٹنے والے ابتلاؤں سے ڈرے کیونکہ
 ابتلاؤں کا آنا ہی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون
 اپنے دعویٰ مصیبت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے
 نفرت کھائے گا۔ وہ کہہ ہی خدا کا نقصان نہیں کر لیکر اور بدبختی اس
 کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا ہوا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ
 سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور اپنے مصائب کے زلزلے آئین گو
 اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور تو مین نہیں اور ششاکریں گی۔
 اور دنیاؤں سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیں گے آخر فتیاب
 ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا کی
 جیسے خاص کلمہ کے فرمایا کہ مین اپنی جماعت کو اطلاع دلاں کہ جو لوگ
 ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی طوائف نہیں اور وہ
 ایمان نفاق یا بیرونی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی
 درجہ سے محروم نہیں۔ ویسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور
 خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی مین۔ جیسا کہ قدم صدق کا قدم ہے۔
 اسے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے پس
 یہی کہ تم ہی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ
 آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جواب ہی زندہ ہے
 جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے
 بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔

ہر ایک ایک وقت پہنچے خبر دی گئی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ ہمارے
 کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آجائے گا۔ وہ ہمارے دن ہوں گے۔
 معلوم کہ وہ ابتداء ہمارے کا ہوگا۔ جیکہ درختوں میں پتے ٹپکتے ہیں یا میان ہل
 یا اخیر کے دن۔ جیساکہ لفظ مذکور پہلی پہنچے۔ پھر بارانی خدا کی بات پھر
 پوری ہوئی۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی ہمارے ایام میں تھا۔ اس لئے خدا نے
 خبر دی کہ دوسرا زلزلہ بھی ہمارے ہی آئے گا۔ اور چونکہ آخر خبر دی میں بعض
 درختوں کا پتہ ٹپکتا شروع ہو جائے گا۔ اس لئے اسی حدیث سے غوث
 کے دن شروع ہوں گے اور غائبانی کے اخیر تک وہ دن زمین کو
 اور خدا سے فرمایا۔ ذلزل لہ الساعۃ۔ یعنی وہ زلزلہ قیامت
 کا نمونہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا لک فی الیاب وندھام ما
یکمنون۔ یعنی چھپے ہوئے ہر نشان دکھائیں گے اور جو عمارتیں بنا
 جائیں گے۔ ہم ان کو گرنے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا۔ بجو نعال تیا اور
شہرے آبا۔ زمین تہ دبا کردی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین
 کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیساکہ وہ دم کے
 زمانہ میں ہوا۔ اور پھر فرمایا۔ اتی مع الاخراج ایتک بختہ
 یعنی تم پر پوشیدہ طور پر فوج کے ساتھ آئیں گے۔ اس دن کی کسی کو بھی
 خبر نہیں ہوگی۔ جیساکہ لفظ مذکور کی بستی جیکہ زیر و زبر زمین کی گئی کسی کو
 خبر نہ تھی۔ اور سب کہتے ہیں اور پیش کرتے ہیں کہ ناگانی طور پر زمین
 الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد
 سے بڑھ گیا۔ اور انسان سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا
 کی راہ تحقیق کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا۔ ذنیبوں کا خاتمہ
 اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ قال ربک ائمنہ فازل من السعیر
ما یوفیات وحتہ منا۔ وکان امرا مقضیا۔ یعنی تیرا رب
 کہتا ہے کہ ایک امر آسان سے آئے گا جس سے خوش ہو جائیگا۔
 یہ ہماری طرف سے رحمت ہے۔ اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے۔ جو ابتداء سے
 مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرے گا کہ اسے
 جب تک کہ یہ پیشگی توہمون میں شامل ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں
 پر ایمان لادے۔ پھر اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

۱۔ مجھے معلوم نہیں کہ ہمارے دنوں سے مادی ہمارے دن میں۔ جو اس
 جائز کے گزرنے کے بعد انیوائے میں پائی اور وقت پر اس پیشگوئی کا
 طور موقوف ہے۔ جو ہمارے وقت ہوگا۔ ہر حال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم
 ہوتا ہے۔ کہ وہ ہمارے دنوں میں کئی عداوت کوئی بد ہوگا۔ خدا ایک ایسے شخص کی طرح
 ۲۔ ایک خدا کی وحی اس بار سے میں یہی ہے۔
 ۳۔ ترے لئے میرا نام چکا۔ منہ

مذکورہ پہلے جائیں گے۔ گروہ ہر سمت جو توبہ نہیں کرتے اور
 شمش کی جھلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ اور ہر کاری اور گناہ سے باز نہیں
 آتا۔ اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں۔ کیونکہ اس کی شوخی خدا کی
 نظر میں قابل غضب ہے۔
 اس جگہ ایک اور امر قابل فکر ہے۔ کہ جیساکہ میں پہلے بیان
 کر چکا ہوں کہ خدا نے مجھے میری وفات کے اظہار کی ہے اور مجھ کو
 مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا۔ کہ بہت مختصر ہے
 دن روگئے ہیں۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت
 دکھائے گئے ہیں۔ اور تمام حادثہ آئے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ
 ہے کہ غروب ہے کہ میری وفات کے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور
 کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں۔ تاویا ایک انقلاب کے لئے تیار ہو
 جائے۔ اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو جائے گی۔ ایک جگہ
 دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ بیٹھنے دیکھا کہ وہ
 زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے سچ کہہ دیا کہ
 کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ ایک فرشتہ دکھائی گئی کہ وہ چاندی
 سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے
 کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام
 بشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے
 لوگوں کی قبریں ہیں جو بشتی میں تھے۔ تب مجھے یہ فکر ہی کہ
 جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائی
 لیکن چونکہ موقع کی عمدہ زمینیں بہت تھیں۔ مٹی تھیں۔ اس لئے
 یہ غرض مدت و ماز تک معوض التوار میں ہی۔ اب انھیں مولوی
 عبدالکرم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جگہ میری وفات کی نسبت
 ہی متنازعہ ہوئی ہیں۔ میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جدید
 انتظام کیا جائے۔ اس لئے بنے اپنی گاہکیت کی زمین جو چارے باغ
 کے قریب ہے۔ جس کی قیمت ہزار روپے سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز
 کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بشتی مقبرہ
 بنادے۔ اور یہ اس جماعت کے کامل لوگوں کی خواہش ہے جو جنوں
 و حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور
 خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک نبی علی اپنے اندر پیدا کرلے۔ اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا
 آمین۔ بارب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اسے سچے قادر خدا اس زمین کو میری محبت
 میں ان پاک و نون کی قبریں بنا۔ جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا
 کی اغراض کی طرف ان کے کاروبار میں متوجہ نہ ہوں۔ آمین بارب العالمین
 پھر میں تیری دعا دعا کرتا ہوں کہ اسے میرے قادر کریم۔
 اسے خدا کے فضل و رحمت توہمت ان لوگوں کو اس جگہ
 ۱۔ بدلتی ایک سخت بلا ہے۔ جو ایمان کو ایسی جلدی جاتی ہے جو
 ۲۔ بدلتی ایک سخت بلا ہے۔ جو ایمان کو ایسی جلدی جاتی ہے جو

بہنیں رکھتے۔ اور جیساکہ حق ایمان اور اطمینان کا ہے۔ بجا آئے
 ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان لگا کر چکے
 ہیں۔ جن سے قوراضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بقی تیری محبت میں
 کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور محبت سے اور ہر
 انشا ہی ایمان کے ساتھ محبت اور جانشین کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین
 بارب العالمین۔
 اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بہاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور
 صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بشتی ہے بلکہ یہی فرمایا کہ انزل فیہما
 کل ریحہ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں آگئی ہوگی اور کسی
 قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان میں آگئی ہوگی۔ اس لئے خداوند
 ہر اول اپنی رحمت غنی سے اس طرف نازل کیا کیلئے قبرستان کے لئے ایسے
 شرائط لگائے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنی صدق
 اور کامل راستبائی کی وجہ ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ زمین شریفین
 میں ان سب کے بھالانا ہوگا۔
 اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور مہند کے میں ہے اپنی طرف
 سے دی ہے۔ لیکن اس معاملہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائی
 جسکی قیمت اندازاً ہزار روپے ہوگی۔ اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ
 وقت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائے گا۔ اور اس قبرستان
 سے شمال طرف بہت پانی ٹھہر رہا ہے۔ جو گندہ کا ہے۔ اس لئے
 وہاں ایک پل طیار کیا جائیگا۔ اور ان متفرق مہانت کے لئے دو دروازے
 درپور رکھ دیئے جائیں۔ سو کل زمین ہزار روپے ہو جائے گی اور اس کام کی تکمیل کو کئی فیچ ہوگا۔
 جیساکہ آتش سوزان میں خاشاک اور جودہ کو مٹی پر تھنی کرنا پڑا
 اس خود دشمن ہو جائیگا اور اسکی جگہ کے لئے کھڑا ہو جائے گا اور پھر کھڑا ہو جائے گا
 غیرت رکھتا ہے جو کسی بنی اسکی نظیر نہیں پائی جاتی تیرے جیسے طرح کے طے ہوئے
 تو وہی خدا کی رحمت میرے لئے اور خدا کی رحمت میرے لئے فرمایا۔ اے مع الرسول قوم
 واثم من یلوئم۔ و اعطیک ما یدئم۔ لک دلجہ فی السمار و فی الذین
 ہم یمضون۔ ولک نری آیات و نعیم الین و قالوا انجس فیہما من یفسد
 فیہما قال انی اعلم ما کا تعلون۔ انی انجس من ارا و اذ انا تک۔ کا
 شخف انی کا انجات لیدی الرسولون۔ انی امر اللہ فلا استعجل و ہشوا
 تلقاھا النبیین۔ یا احمدی انت مرادی و می۔ انت مئی بمنزلہ توحیدی
 و تفریدی و انت مئی بمنزلہ لا یعلما الخلق و انت دجیہ فی حضری
 اختراق نفسی۔ ان اغضبت غضبت و کما احببت احببت
 اشرف اللہ علی الخلق الی اللہ الذی جعلک الیسوع ابن مریم کا یسوع
 عتافعل و حم یسوعون۔ و کان وعدا معک و یصعدک اللہ من العدا
 و یسطوا لک من سطا۔ ذلک باعصوا و کانو یجتدون۔ الیس اللہ
 بکاف عبدا۔ یا جبال اقبی معہ والظہر۔ کتب اللہ کا قلب انا و لک
 ہم محسون۔ ان الذین امنوا لعم قدم صدق منہ و بجم
 سلام قولا۔ من رب و حیم و اما ذوالیوم اتھا لجم من
 منہ

سویلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے۔ نہ دوزخ میں سے۔ بالفضل یہ چندہ انہیں مکرہ مونی و خدا دین صاحب کے پاس آنا چاہیے لیکن اگر خدا نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اس صورت میں ایک انجن چاہیے۔ کہ ایسی آملی کاروبار جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا ہے۔ گا۔ اعلیٰ کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں۔ خرچ کریں۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ ہم جماعت میں سے اس قبرستان میں دفن مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد دوسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حصہ ہے۔ ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ الی آملی ایک بادانت اور اہل علم انجن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے اعظیون کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے اُمید کی جاتی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے۔ فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اس کے جانشین ہوں گے۔ ان کا بھی یہی فرض ہوگا۔ کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ پیالادین۔ ان اموال میں ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجہ معاش بنیں رکھتے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا۔ کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جاوے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ صورت دقت قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قدر کارادہ ہے۔ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں۔ کہ یہ اموال کیونکر جمع ہوں گے اور ایسی جماعت کیوں کہ پیدا ہوگی۔ جو ایمان داری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں۔ اور نیلے سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں۔ جو خدا کے لئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا۔ کہ جن کا کچھ گنارہ نہ ہو۔ ان کو بطور مد و خرچ اس میں سے دیا جاوے۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

اسی ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد زمین اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی

زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط مذکورہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو ان کی وصیت پر عمل نہ ان کی موت کے بعد ہوگا لیکن وصیت کو لکھ کر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چاہیے کہ شائع کر دینا بھی۔ کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آملی نشانوں اور جادوں کے دن قریب ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دانی مدد دے والا ہوگا۔ اس کو دانی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں۔ جو قادیان کو دور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں۔ اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں جو درج ہو چکی ہیں۔ تو ان کے وارثوں کو چاہیے۔ کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں ان کی میت کو رکھ کر قادیان میں پہنچا دیں۔ اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے پہلے یعنی قبل وغیرہ کی طیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائیں۔ جو حسب شرائط اس قبرستان میں دفن ہوں گے تو چاہیے کہ بطور امانت صندوق میں رکھ کر اپنی جگہ دفن کئے جائیں۔ پھر تمام لوازم کی طیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہیں۔ قادیان میں ان کی میت لائی جاوے۔ لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائیں۔ ان کا قبر میں سے لگانا مناسب ہوگا۔

ماضی ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الامان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آنکہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر ایمان تازہ کریں۔ اور زمانہ کے گناہ سے یعنی جو خدا کے لئے انھوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں بالآخر ہم دعا کرنے میں۔ کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش انہیں پیدا کرے۔ اور ان کا خاتمہ بخیر کرے۔ آمین

مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو شائع کریں اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس کی اشاعت کریں۔ اور اپنی آئندہ نسل کو لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مذہب طریق پر ہدایت دے۔ کوئی اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی کشتی کوئی کر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں جو کہ زمین کی کشتی کر دیگی۔ بلکہ خدا کے حکام یہ مطلب ہے کہ موت بستی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔ منہ

اس سے اظہار دین۔ اور ہر ایک جگہ جگہ پر صبر کریں اور دین گئے ہیں۔

واللہ اعلم
واللہ اعلم
واللہ اعلم

امفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد۔ رحمہ اللہ عابد
۲۰۔ دسمبر ۱۳۰۰
اسے کو شہیاری ایک نادر
پے حرص دنیا مدد دین بسا و
بدین دار فانی دل خود مہینہ
کہ وار و نہان راحش مدد گزند

اگر باز باشد ترا گوش ہوش
ز گورت نہ آئے در آید مجو شش
کہ سے طعم من پس از چند روز
پے فکر دنیا و دوز کم لبوز
ہر آن کو بد نیانے دوز مبتلاست
گشتار ریح و عذاب قہار است
برست آں کہ برست دار و نگاہ
بریدہ ز دنیا و دودیرہ بر ا
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و با
پے دار عقبی مکر بستہ چست
رہا کردہ سامان ابن خاندان است

چو کار حیات است کار نہان
ہمان بہ کہ دل گبسی ز بنی مکان
جہنم کردہ و اوقیانوس خبر
ہمین حرص دنیا است جان پرور
چو آخر ز دنیا سفر کردن است
چو روز ہے ازین رہ گذر کردن است
چرا عاقبت دل بہ بند در آن
کہ ناگہ دزد بر محل او خضران
بدین قحبہ بستن دل خود خلاست
کہ این دشمن دین صمدی و صفاست
چو حاصل ازین دستان دورنگ
کہ گاہ ہے بجلوت کشد گنجینک
چرا دل نہ بندی بد آن دلستان
کہ معش رہا نہ ز بند گزان
بر د فکر انجام کن سے غوی
ز سودی شکر ز من نشوی
عروس بود نوبت ماتمست
اگر برنگونی بود خاتمست

چرا عاقبت دل بہ بند در آن
کہ ناگہ دزد بر محل او خضران
بدین قحبہ بستن دل خود خلاست
کہ این دشمن دین صمدی و صفاست
چو حاصل ازین دستان دورنگ
کہ گاہ ہے بجلوت کشد گنجینک
چرا دل نہ بندی بد آن دلستان
کہ معش رہا نہ ز بند گزان
بر د فکر انجام کن سے غوی
ز سودی شکر ز من نشوی
عروس بود نوبت ماتمست
اگر برنگونی بود خاتمست

کشتہ جات و اعمال شریفہ

و تفسیر و عقود قائم و حلال و اکثیر اجساد و اجسام وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ائمہ و ائوں کے ہاتھوں سالہا سال کی بے امتیاز بیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی تھی۔ جن ائوں سے مشہور عالم جناب عمادہ الحاکم و حکیم منشی محمد عبدالعزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نئے نسخے پر تجویز میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی رومی حالت میں دیکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گامی و مشہور منشی افسوس کی بنا پر بادشاہ گرام صاحب میں کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پارسوں کی عبادی اور کیری بویوں کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بھیر بھیر جانتا ہے۔ اور جو کیمیا گری کے لئے ضرب النسل میں حکیم صاحب مجموع نے صرف میں خیال سے کر ایسے مشہور آدمی کی ایک مدی بھکر مترجمت دیوں ضلع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کی سخت محنت اور بصرف زکثیر فکر و ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حلال وغیرہ وغیرہ کے وہ نسخہ جات ملے ہیں جو کہ جو کہ بہت بڑا حصہ اور اکون رہ پیر صرف کے لئے پر ہی حاصل ہوئی نامکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب مجموع نے کمال دیا قلی کے ساتھ ہند ایک اپنے مجرب و معمول نسخے ہی ورج فرمائے ہیں۔ ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول عہد ہے اور میجر کا رخاہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلای لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دانت اور اوپر دانت وغیرہ کو مبالغہ کرتے اور کشتہ کرنے کی سنایت آسان اور مجرب متعدد ترکیب ورج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتہ کو زندہ کرنے اور پہنچانے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر ہی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید اودیات کے مترجہ اور ان کے استعمال کی ترکیب بھی شامل ہیں جو ۶ صفحوں کی کتاب اور قیمت صرف ۸ روپے محصول لداک خواص قرآنی۔ الہی فیضانی قرآنی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص و فضائل و اعداد و حروف قیامات و جلے نزول وغیرہ وغیرہ سنایت و ضافت کے ساتھ دہج میں۔ اس پیشہ کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ کو کاف و ض ہے کہ اسے حرج جان نہادے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ قیمت علاوہ محصول لداک۔ رقیون کنہون کو خیرا کو محصول لداک خیر دی لی وغیرہ شفاء۔

المشتہ میجر کا رخاہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلای لاہور

سنایت ہی مفید و ضروری کتابیں مولفہ ڈاکٹر محمد عجب علی صاحب ایم بی

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ و روایات و تفسیر سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات متواتر مع معتبر سے علمی نکات بیان علوم جدیدہ محققہ کی ایک ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام قرآن و حدیث کا حقیقی طور پر کیا گیا جو حضرت یسوع الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں سنایت محمد و شریں بیان جو نکات قرآن کریم میں دل کو کھلی دے اور نورانی قیامت بلا جملہ ہے اور اجمالی التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن جہاں کبھی شریں نام ترجمہ اور مضامین میں طبع ثانی کی جگہ سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جملہ ۸ روپے (۲) تفسیر القرآن بالقرآن لکھنوی طبع ثالث کی وجہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت جلد ۸ روپے

یہاں تذکرہ القرآن باب ششم و ست و آئی مضامین پر مبنی قیمت ۸ روپے (۳) تفسیر سورہ فاتحہ پارہ اہم قیمت ۶ روپے (۴) تفسیر پارہ عم قیمت ۸ روپے (۵) مقتطع القرآن صرف و نحو کا میکٹ غریب لالہ جے کو معمول اردو خوان ایک مینہ بن یاد کر دیا گیا یعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۸ روپے (۶) مقتطع العرب ایک روایت معمولی اردو خوان عربی مترجم و مینہ بن حادی و شریں لکھنوی قیمت ۸ روپے (۷) جامع العلوم یعنی دیکھ لکھ سالی کو پڑھنا اور خود تحقیق میں علم و فکری و طب کا پورا کتب خانہ جو مین (۸) علم الادویہ (۹) اقسام الادویہ و طباطبائی (۱۰) علم دھارما (۱۱) علم تشریح لارمن (۱۲) علم طب (۱۳) علم امراض النشوان (۱۴) علم امراض العیاب (۱۵) جہل سرجی یعنی جراحی علم (۱۶) الی سرجی مینی جراحی چشم (۱۷) الی سرجی یعنی جراحی خفیفہ (۱۸) علم قابلہ (۱۹) علم تشریح (۲۰) علم اسرار الاعضاء (۲۱) علم عقد و محبت (۲۲) اپنی کل کیمسٹری (۲۳) طب متعلقہ و ملت (۲۴) علم سنایت پر کامل بحث ہے کل قیمت غیلہ جلد لداک۔ علاوہ محصول لداک (۲۵) دیکھ لکھ سالی کو پڑھنا (۲۶) انگریزی زیر طبع و قیمت لداک جلد ۸ روپے (۲۷) مفید و عام۔ علم طب و ڈاکٹری کی کامل لغت طبع ثانی میں مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور طبیعت کا طور پر ورج کر دی گئی۔ یہ کتابی نسبت مقبول و زیادہ چھوڑ ہو گیا قیمت ۸ روپے (۲۸) تشخیص امراض۔ اس میں تمام امراض طبی جراحی کی تشخیص و تشریح۔ جو بہت لغت ورج ہے قیمت جلد ۸ روپے (۲۹) رسالہ العضلے مخصوصہ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام جاریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ ذکر کامل طور پر ورج ہے قیمت ۸ روپے (۳۰) مفید النساء و الصبیان۔ اس میں ان تمام دیکھوں کا علاج ہے جو چھوڑ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں یا اداں دایوں کے ہاتھ سے اٹھنے پڑنے میں قیمت ۸ روپے (۳۱) الذکر الحکیم نمبر ۱۔ اس میں خوابوں کی سچی فاسفی اور نام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸ روپے (۳۲) الذکر الحکیم نمبر ۲۔ یہ سورہ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یکتب تہ ذیل پر لکھتی ہیں

فتح محمد خان میجر طبع عزیز مقام تراوی طبع کمال

سراوقہ کچھ بڑا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب و غریب ڈنگ لگا لیا ہے کہ ہر دوکاندار صرف ایک کدو لے کر قیمت بیجا جاوے۔ بعد ازاں ہر دوکاندار کو اس کا پتہ قیمت طلب کرے۔ سرور سلیمانی۔ یہ سہ سہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی ہندوستان میں آباد ہوا اور کھانا شروع کر دیا ہے اور جلد امراض چشم مثل اکسین سے اپنی بنا کر دئی بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پولا۔ شب کوری وغیرہ کو اس طرح نفع کرنا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو نادر قیمت صرف ۸ روپے۔ سنون و تاران۔ لوہا کی کو امراض ڈارہ و دانت تکلیف نین دیکھنے کو کدو اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈارہ پھولی ہو یا مسوڑی میں درد ہو۔ یا خون دہا ہو۔ دانت چھینے ہوں۔ منہ سے بد بو آوے۔ دانت میں پس ایک مفعول لگائیے پھر مرین بلا جگہ ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی کس جو کدو کو کافی ہے۔ قیمت ۸ روپے

سوئے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم باسے اچھی جو صاحبان اپنی قوت کو فائدہ دیکھتے ہیں۔ یا عمر کی شفقتی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا اثر لے اعضا و عضلات بنا دیا ہے۔ یا بچہ کی بے اعتدالیوں کو یکساں بنا دیا ہے۔ وہ ہمارے ان جو بک استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کو کدو اپنی کدو کی شاکلی ہو سکتے ہیں۔ یہ جو بک خلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام ٹھکان پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کدو بک حیات ہیں۔ قیمت ساتھ ساتھ خوب

المشتہ۔ حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ اخیر مقام بلبل گدہ ضلع دہلی

روزانہ سپیہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ سپیہ اخبار ہے اور روزانہ تصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک مل کش کا لٹاں ہی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبریں اور تارین ہر روزہ چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹور میں سنات اعلیٰ درجہ کا ہے۔ راین اور واقعات سنایت دلیل اور معقول و یکسانی میں اسی لئے تمام حلقوں میں سنایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کہنہ کر میں رعیت و دون کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ غور و فکر سے قیمت سہ ہری صرف ہے (لوئے چار روپیہ) میٹنگی لے کر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ

میجر سپیہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ خراس و بیلہ آہنی مشربان مولان بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلہ بنالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔